

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اُس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اُس مردِ صالح نے فرمایا، وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔

اُس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا مجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا، کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لئے ہوتے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اُس مردِ صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دوبار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے۔ پھر مجوسی نے پوچھا، اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید یہ فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ اس مجوسی نے پوچھا مجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی دُعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ انذر آ، میں تجھے بتاؤں وہ کونسی دُعا ہے۔ جب میں انذر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر سلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا ”سُن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہ پُر اور اُس کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر۔

لہذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے، وہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، لہذا اگر تُو بھی اسلام قبول کر لے تو تُو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں ورنہ آج سے نہ تُو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ!

یہ سُن کر بیٹے نے کہا ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجیے سُن لیجیے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ عجیبوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے بھی دھی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سُن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْکَ اَبْنِ حَبِیْبٍ سَیِّدِ الْخَلْفِیْنَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

رہی ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اُس نے مردِ صالح سے کہا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو دُعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور دُعا کیا چیز ہے جس نے رسولِ اکرم، نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں!

اُس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا جی کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چومچہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوا یا تاکہ آرام کروں، اور میرے پڑوس میں ایک سید زادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اُس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اُوپر لیا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سنا دُعا اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں: امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اُس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا دے۔ جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا، اور سخت کوفت ہوئی، ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا "اتنی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھینے والا مجوسی ہے"۔ یہ سُن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھا سکتیں جب تک وہ مجوسی ہے۔ پہلے اُس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دُعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہذا یہ وہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی، اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مُبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جُدائی کر دی ہے، اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الذاہلین ص ۱۳۵)

سبق : اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوتے ہیں

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ اَجْمَعِیْنَ

اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت عظمیٰ ہے۔

تشبیہ : سوال :- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟

جواب :- ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باذن اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اُس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اُس کے ایمان کی بنا پر اُسے سلام بھیج دیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حکم شرع کی خلاف ورزی کرنے پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلطی کے ترکیب ہوتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْلَنَا مِنْ تَفْوِهِ مِثْلُ هٰذَا الْقَوْلِ الْخَبِيثِ
وَوَقِّنَا لِمَسَلِكِ مَسَلِكِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
وَلِحَشْرِنَا مَعَهُمْ۔

۵۔ ستری بابا نور محمد سوڈووال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مجتہد مکرّم

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا، کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا، یوں مٹی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اُونگھ آ گئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کر دو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سو موار کو آتا، دم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اُس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (غریبہ کرم ص ۲۵۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِيِّكَ

الْمَجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَ

الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذَكَرَهُ الْغٰفِلُونَ

۴۔ حضرت قاضی شرف الدین بازاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "توشیح عری الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے، شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آرہے تھے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا، اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ

صَلِّ الدُّرَّةَ حَبِيبَتَكَ مُحَمَّدًا وَآلَهُ وَخَلِّ

کس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا، گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نا اُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی :

”يَا مُحَمَّدُ آهْ! يَا مُحَمَّدُ آهْ! اَنَا مُتَوَيْتٌ بَلَدَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا حَبِيبَ اللَّهِ! مِثْلَ آسِ سَافِرٍ لَا مَرْجَاؤَ لِي فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ”ادھر آؤ!“ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے اُن سے اُنس سا ہو گیا، پھر وہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے دھمی دھامیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی، اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا ”یہ تیری سواری ہے“ اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے ”جو ہیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے“ اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہی تو اُن منت کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَةً كَثِيرَةً وَبَارَكْ فِيهِ وَآلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

والی اور اُمت کے غمخوار ہیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور جب سرکارِ واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے لپٹ گیا! (نزہۃ العزیز ص ۷۷) کتاب مصباح انطلام میں ہے کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درودِ پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے، بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور علیہ السلام کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدرِ کزار سامنے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقا نے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھائی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین، نزہۃ النظرین ص ۷۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً كَثِيْرَةً عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی حَبِيبِ الْمَصْطَفٰی وَرَسُوْلَهُ الْحَبِيْبِ عَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

(ان دونوں واقعات کو فقیر نے یک جا کر کے بیان کر دیا ہے)

۸۔ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شور دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا انقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی، میں زیارت جہاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کھدے کہ وہ ہزار مرتبہ درود بخاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سُنتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں، اُٹھو،! درود پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا، اور ہم درود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول بعد پھر ص ۱۱۱، نزہۃ القلوب ص ۱۱۱)

۹۔ ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تسخیر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّم

کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اُس نے کہا: اللہ! مجھے کچھ دیجیے، تنگدست ہوں۔

آپ کے پاس اُس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا، ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے منٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راختہ القلوب مغفلات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱)

۱۰۔ ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا ٹھکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔

(راختہ القلوب ص ۱۱)

۱۱۔ جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھے جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّم

فرمائیے! یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں۔ وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو کسی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (داۃ القلوب ص ۱۱)

۱۲۔ محمد بن فاکت نے بیان کیا کہ ہم شیخ القرار ابو بکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھنی پُرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پُرانا تھا۔

ہمارے استاد اُسٹے اور اُسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی، اُس آنے والے نے عرض کی آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھٹی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ شیخ ابو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیسا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں! اور اُسے میرا سلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وہ تنہا دینار تمہیں دے دے۔ اسکی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔
حضرت شیخ ابو بکر اٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، اور وزیر سے فرمایا ”یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قاصد ہے اور واقعہ کہ سنایا، یہ سننے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لاکر سامنے رکھ دیے اور عرض کیا ”اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔“ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ تُو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لیے ہیں اور تُو دینار گن کر اور حاضر کیے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ پچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور تُو دینار مزید پیش کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انہوں نے ہزار دینار حاضر کیے مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے۔

(سعادة الدارين ص ۱۳، روثق الہاس ص ۱)

۱۳۔ حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر شاہی باز آیا تھا، لیکن اسے میری قسمت! کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کبھی نے پوچھا وہ کونسا باز تھا تو فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرلے)

میں تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سرگریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یوں ہی مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر درود پاک پڑھنے لگا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔

میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیانیا اس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا، آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اور یہ ارد گرد انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَكَرَّمَ

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں۔

فرمایا میری اُمت کے ایک درویش نے مجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلو اطلب کیا) مگر تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے ضرور کھانا لاکر دوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر دُور پاک پر ٹھہرا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سر اسے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا کیا کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی ”اے اللہ کے بندے! آئیں تجھے کھانا لاکر دیں۔“ یہ سن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی رسول (علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تُو مجھے روٹی لاکر دیکھا مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر

چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۳)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسولؐ بتا ہے جنہوں نے درودِ پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیبؐ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحم اللہ تعالیٰ و رفع درجاتہم۔

۱۴۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمین ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایسے اے زبیری کا بیان ہے مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمین ٹینک آگ میں پٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ کوہستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۵۔ انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے اُن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی، آپ نے اپنے ضروری کاغذات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بغل میں لیے اور کمر سے باہر آگئے، درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے، اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈہ پر پہنچے، اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ واقعہ علامہ راغب حسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدردانی کو تحریر کیا اور درود شریف کی برکت بیان کی کو یہی اسلم اعظم ہے۔ (غزوة کرم)

۱۶۔ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اُونٹ چوری کر لیا ہے، اور ڈوگواہ بھی لے آیا۔ اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجیے، پھر اُونٹ سے پوچھ لیجیے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اُونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا اُونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اُونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم نکالیں یا باطنی ثبوت جو نبوت سے ثابت ہو اس پر حکم نکالیں۔ (کافی المدا رک)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا سَيِّدَیْنا مُحَمَّدُ وَآلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہِ

اُونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حُصْحُصَّ
یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں
کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انھوں نے حضور (صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت اور دشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے
کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کونسا
عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض
کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا
آپ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کاٹ
جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳)

اور نزہۃ المجالس میں آسان زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
اُسے فرمایا اے میرے پیارے صحابی جب تُو پُل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا
چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہۃ المجالس جلد ۲)
یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَازْوَاجِہٖ الطَّاهِرَاتِ
الطَّیِّبَاتِ اَمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

۱۷۔ ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا، اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آفات نے دو جہاں کا روضہ مقدسہ ہے، اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! میں اس روضہ اطہر والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔ ہاتھ سے ندا آئی ”میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے، وہ اگرچہ سافت میں بہت دُور ہے لیکن مرتبہ اور بزرگی میں قریب ہے، جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔“

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۸)

۱۸۔ ایک شخص کو بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آگیا تو اُس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُن کی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا ”اے بندہ خدا! تو تریق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگتا ہے، لے پڑھ! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْوَاجِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى حَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ۔“ (نزہۃ المجالس ص ۱۸)

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔ وَانْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب و نیکار خیر و آلہ خیر

۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، سلام کیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا کثرت درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادة القارئین ص ۱۳۲)

مولای صلی وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

۲۰۔ علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہ ادب جلدی سے نیچے اتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درود پاک کی ہے۔ (سعادة القارئین ص ۱۳۳)

اس واقعہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّم

۱۔ کشتی نوح میں نادر نرود میں بطین ماہی میں یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صَلَّی عَلٰی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۲۱۔ حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں
۱۱۸۰ھ میں بیمار ہو گیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ
قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار، رفیع الشان شفیع اعظم صَلَّی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی مدح کھتی تھی پڑھ کر جناب الہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی
اور میری زبان درود پاک کے درد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا
آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان
کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور
کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسول اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا
محوِ نظارہ رہے۔

میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ مدرّسہ منصور یہ سے گزر کر
بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیاعوی
کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے
سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور تو رُکنِ یانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی
زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اپنے دلہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشتِ مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا ”و علیک السلام یا شعبان! یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔“

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا ”یا سیدی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک وَاٰصْحَابک! پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ صفا سے اُوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ القادریں ص ۱۱۱)

۲۲ — شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بروعی تشریف لائے، اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوعلی غراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابوعلی سے کہا ”آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دم کریں۔ انہوں نے میرے والد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی تو اتنی زیادہ نہ تھی پھر شیخ ابو عمران نے والد صاحب کی ہتھیلی میں پھونک لگائی۔“

تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خربشوں کی جیسی مہکی اور اس خوشبو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خونِ رسنے لگا۔ خوشبو سارے گھر میں پھیل گئی، یہاں تک کہ ہمارے ہمسائیوں تک پہنچ گئی۔ دُرودِ پاک کی برکت سے

صَلِّ عَلَى الْمَذْنِبِ كَحَبِيبِكَ رَحِمَ رَحْمَتِهِ وَرَحْمَةُ

شیخ ابوالقاسم کے باپ کو شفا نصیب ہو گئی۔ (سعادة القارئین ص ۱۴۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَحْمَةً
لِلْمُؤْمِنِينَ شَفِيعَ الْمَذْنِبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ
وَذُرِّيَّتِهِ وَازْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ امَهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ بِبَدَدِ رَمْلِ الصَّحَارَى وَالْقَفَارِ وَبَدَدِ
اَوْرَاقِ النَّبَاتَاتِ وَالْأَشْجَارِ وَبَدَدِ قَطْرِ
الْأَمْطَارِ وَبَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ وَوَرَقَةٍ وَقُطْبَةٍ
مِائَةِ الْفِ الْمِائَةِ مَرَّةً وَالتَّحَمُّدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۲۳۔ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحبِ ثروت
تھا، اس کا کاروبار آسان بیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُس کے قافلے رواں دواں
رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔

کاروبار ختم ہو گیا، قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں
پریشان کر دیا ایک صاحبِ دین آیا اُس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، مقرض
نے معذرت کی لیکن صاحبِ دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا
تھا مگر تجھے میں وفا نہیں پائی۔ مقرض نے کہا خدا کے لیے مجھے روانہ کر، میرے
فوتے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وہ بھی بھڑک اٹھیں
گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دین نے کہا میں تجھے ہرگز
نہیں چھوڑوں گا اور وہ اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقرض نے

صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا پتہ لگانا

کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ! میں ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بیشک جیل بھجوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آگیا، لیکن حدیث غمزہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ضامن بنے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اُس نے تسلی دی کہ غم نہ کرو، ٹھکر کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں وہ کیوں غموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کا فور ہوئے، ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا، اور درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَٰلِهِ وَسَلَّمَ

نشانی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے! فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری تھی۔

یہ فرما کر اُمت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وہ دروازے پر کھڑے تھے، اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا، کس نے بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔ پوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سُنا دیا۔

وزیر صاحب سننے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بیٹھا

کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجیے۔ وزیر سُن کر باغِ باغ ہو گیا اور اُس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دینار دیے کہ یہ آپ کے گھروالوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا، یہ اس لیے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں، اور پھر پانچ سو دینار پیش کیے کہ آپ نے سچا خواب سنا ہے۔

وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار لگن کر لے لیے اور صاحبِ دین کے گھر آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنھوں نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ راتِ مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عالمِ رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے، اور اُتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سُن کر صاحبِ دین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اُس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۷)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ملی

مشکل کٹا ہے تیرا نام، تجھ پر درد اور سلام

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا

جس کے حضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

۲۴۔ حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابندِ شرع اور متبعِ سنت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گھروش کے دن آ گئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا نہ کھانے کو کوئی چیز۔

چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھنٹیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ آگے آیا، ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں؟ اُس رئیس نے کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا

صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کے بارے میں جو روایات درج ہیں

ہے۔ جا! جا کر اُن کی خدمت کر، اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہذا یہ کچھ مسلمان عید کے لیے قبول کیجیے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر لیں اور کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کر دو بعد میں بڑوں کے۔ یہ سب کچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہو گیا اور گھر والوں کے ساتھ خوشی

سے عید منائی۔ (سعادة الدارين ص ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں۔

عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمتوسنین
مرؤف رحیم۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

درود پاک کی برکت سے دنیاوی انعامات اور بشارتیں

۲۵۔ ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن سطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درود پاک پڑھ کر سویا کروں گی اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اُسی بالا خانے میں سوئی ہوئی

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ جُرَاجٍ قَالَ سَمِعْتُ

متی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں درودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یعنی آقائے دو جہاں رسولِ محترم شفیعِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا۔

پھر سرکارِ محبوبِ کبریا، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تُو مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا ہے آ! میں اُس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبتِ خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دو عالم نورِ مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے خیار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی جس کے آگے دنیاوی تمام خوشبوئیں ہیج تھیں اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی، اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے خیار سے آٹھ روز تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں

(القول البدیع ص ۱۳۵، سعادة القارئین ص ۱۲۳، جذب القلوب ص ۲۶۵)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِكَ اَطْيَبِ الطَّيْبِيْنَ
اَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
وَ عَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ
الطَّيِّبَاتِ اِمَهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
فِي كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ الْفِ الْمَرَّةِ -

۲۶ — ایک شخص خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

حکایتِ حبیب (سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ)

سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فلاں نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے حبیب)

۲۷۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے، حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ پر درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا جب ہم کو فہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا، تو میں نے اُس کی چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجھ پر تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس منہ منہ پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر

حکومتِ کائنات پر خیر و شر کا اثر

بیٹھ گیا۔ اُنکھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا، ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی میں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے۔ اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تمام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جاتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعثِ برکت و رحمت ہوا، آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا میں می شفیع مجراں ہوں، میں می گناہگاروں کا سہارا ہوں — میرا نام محمد مصطفیٰ ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ سنتے ہی میرا دل باغِ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کے لیے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا۔ اور قانونِ قدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں۔ اور تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا۔ لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سٹو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض میں کثرت سے) مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اُس پر جب یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے

حَدَّثَنَا اللَّهُ بِحَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَرَحْمَتِهِ

فریاد کی تھی اور میں بہ اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کڑھکیے
وانا غیاث، لمن یكثر الصلوة علیّ -

(سعادۃ القادرین ص ۱۲۵، نزہۃ المناظرین ص ۳۲، رونق البکاس، تنبیہ الغافلین ص ۳۲)

”وَعظْمَ بے نظیر“ میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوتی تو میں کیا دیکھتا ہوں
کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو
کس نے خبر کر دی ہے، میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا
انہوں نے بتایا ہم نے ایک ندائی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیے
جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت
ہی احتیاط سے تجنیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نماز جنازہ پڑھ
کر دفن کر دیا گیا۔ (وَعظْمَ بے نظیر ص ۲۵)

۲۸۔ حضرت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں حج کے لیے روانہ
ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا، میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو
تو درود پاک، بیٹھا ہو تو درود پاک، جائے تو درود پاک، آئے تو درود پاک
پڑھتا ہے۔

میں نے اُس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال
ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر
واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا تو خواب میں
میں نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس کا
حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اٹھا، باپ کے منہ سے کپڑا

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ

اُٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔
میں غمزہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی، میں نے
عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سو ڈانی کھڑے ہیں، اُن کے
ہاتھوں میں لوسہ کی گڑزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس
ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے
تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیرا، من زیب تن سے
تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سُن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے
اور اُس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک
پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ
کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا
مُحَمَّدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا
تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن و دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت
سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔
(سعادة الدارين ص ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلواتام
بر محمدی رسانم سلام
آتش دوزخ شود برے حرام
اس شفیع مجرماں یوم القیام

۲۹۔ زہرۃ الزبائن میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت
میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ و فغاں رونے چلانے کی آوازیں سُنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا، جو اُس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں پریشان آہ و زاری کُنتہہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟ اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار پر نیاز

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَهُمْ

میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پاک پڑھے۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمان الہی سنایا تو وہ سُنتے ہی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱ جلد ۱)

۳۰۔ شبِ معراج سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہرتِ باہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے دہاں پہنچ کر ایک شیرِ خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآنِ کریم میں موجود ہے وَاِنِ لِّغَفَارِ لِسَانِکَ تَاب۔ جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ حَبِیْبُكَ رَجُلًا مَّجْدُوْلًا

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دربار الہی میں عرض کی،
یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس
کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے۔ آپ نے اُس فرشتے کو
حکم سنایا تو اُس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُس کو بال و پر عطا
فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے
درود پاک کی برکت سے "کرو بیتین" پر رحم فرمایا ہے۔

(ردائق الہاس ص ۱)

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۳۱۔ ایک دن حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول
تھا کہ ہم عشرہ کے وقت درود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً
ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی
خوش الحافی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے
ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اشار میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے
وضو کرنے والو! دو تسبیح درود پاک کی پڑھ لیا کرو ناغہ نہ کیا کرو!۔ (ذکر خیر ص ۱۲۱)

۳۲۔ حضرت ابو الحسن بغدادی نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انکی وفات
کے بعد عالم رویار میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ
کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابو الحسن
بغدادی نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جنتی ہو جاؤں۔

ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہسنا بار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھ۔ ابو الحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ (ابن حامد نے فرمایا اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر!) (القول البدر ص ۱۱۱)

۳۳۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عترت و اکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اُس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے، تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (سعادة الدارين)

۳۴۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے اُن دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں پھر میں نے کہا خدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انھوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ رَجُلٍ

اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، اس وجہ سے یہ اجر ہے۔

میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے تب میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔
(سعادة الدارين ص ۱۱۳)

۲۵۔ نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اس لیے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً كَثِيرَةً

اُس کی طرف گیا تاکہ اُس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اُس سے سوال کیا اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب پاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟ اُس نے کہا ہم جن ہیں اور مسلمان ہیں اور ایک بزرگ جن "عابد" نامی کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال دہرایا اللہ تعالیٰ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اُس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اُس کی اس بات کو سب نے سُن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا اتنی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سُن کر اُس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اُس کی والدہ نے بتایا ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پوچھا کیا تم کسی دلی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سیکرٹری محمد بن عبد اللہ بن جبر

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اُس نے کہا ہم صرف اُن کو جانتے ہیں، اور وہ کو نہیں جانتے۔ وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے، تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الہی میں مشغول ہیں اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ باریوں عرص کرتے ہیں ما طلعت شمس ولا تغرب من وجہک یا مسیّد البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چپکا کبھی سوج، نہ چاند، جو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور جب اُس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے، وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ احمد بن ثابت یہ سن کر اُن کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے، تو اُن بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے

سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! وہ آپ ہی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اُس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لیے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے، اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبد اللہ بن محمد ہے اور میں شہر و اق واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تب وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۱)

۳۶۔ نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار طبع میں تھا جو کہ شیخ علی بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے، میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا اور اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے مگر میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْ رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَهُمْ

انہوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دُعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دُعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کے لیے دُعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں، اچانک ایک مکان سامنے آگیا اُس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں، آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کے خود جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دُوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگالیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے، کچھ تلاوت کی اور یہ دُعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک علیہ السلام

کی زیارت کرا :-

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھٹکنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اُسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے دروازہ نہ کھلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کمولا اور اب بھی میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں! مجھ سے دُور ہو جا! اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے، مرفوع نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُسید رکھتے ہیں کہ وہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا، اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا بھرمست اُس ذات اقدس کے جس پر وہ خود اُسکے فرشتے اور جن و انس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۷)

۳۷۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سترہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سیکھنا سیکھنا

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہو گیا، دیکھا تو سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز تھیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربارِ الہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرما! دُعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں نہ آتی ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے۔ اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جب بسے ہیں جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خُدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اُس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دُعا کی یا اللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مُراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا اور میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ وَآلِکَ وَسَلَّمَ

نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی الصَّلٰوة وَالسَّلَام عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”مرجا“ فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں لٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے دلی بن جائیں۔

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دلی سائے کے سائے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ لہذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزَيْدُ بْنُ جَرِيرٍ

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہر نبی و رسول، ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بحرِ ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زماں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آئے تھے الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ! جب حضور ہوئے تو میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو بشارتیں دیں، لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اُس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ نے دُھتکار دیا، اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تُو پیچھے ہٹ جا! میں نے اُس کی صورت دیکھی تو وہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی، کیونکہ وہ شیطان تھا۔

اور جب سیدِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن حاضریں کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) لے لیتے دو۔

حکایتِ نبویؐ کے عجیب و غریب واقعات

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں! تو میری نسلِ پاک سے ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکوہ کیا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ تو فرمایا تمہارے لازم ہے کہ درودِ پاک کی کثرت کرے اور تُو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ اُسے ترک کر دوں۔ بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" فعلِ بد ہے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سداۃ الزائرین صفحہ ۳۸)

۳۸۔ ابو الفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص فرسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جاسے تو فضل بن زریک کو میرا سلام کہہ دینا، تو میں عرض گزار ہوا حضور اُس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو وہ بولے کہ وہ درودِ پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درودِ پاک پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمْنِيِّ وَعَلٰی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ -

اُس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں
جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا، مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔

لہذا میں نے اُس آنے والے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور
کہا کہ میں سیدہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام مبارک کو خطاب دنیا کے
برے نہیں بیچنا چاہتا۔ اور وہ چلا گیا۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۳)

۳۹ — ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ
حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابوبکر بن مجاہد اٹھ کر کھڑے ہو گئے، اُن سے
معافہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی
کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔
تو آپ نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وحی سلوک کیا ہے جو میں نے رسول
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور وہ یوں کہ
میں عالم رویا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، ہوں
اور دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہو گئے تو سیدہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہے؟

فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَاءَكَ رَسُولٌ مِّنْ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

آنفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم۔ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الاہو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ اور اس کے بعد مین بار و رُو د پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا سیدنا یا محمدؐ۔ پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میں نے اُن سے پوچھا تو انھوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۴)

تنبیہ : بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی نام نامی اسم گرامی کے ساتھ خطاب نہ کور ہو و ہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہذا اگر بصیغہ ندا و رُو د پاک پڑھنا ہو تو یوں صلی اللہ علیہ وسلم یا سیدنا یا حبیب اللہ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔ ابنِ بشکوال نے اس واقعہ کو ابوالقاسم خفاف سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر بنِ مجاہد شیخ شبلی کے لیے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت ابوبکر بنِ مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لیے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو! میں نے خواتین شیعہ معظمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابنِ مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لیے میں نے شیخ شبلی کی

تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمتِ علیہ السلام میں شیخ المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جیسے تُو نے ایک جنتی کی عزت کی ہے۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے۔ اور اسی سال گزر گئے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۴)

۴۰۔ حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا ایک دن میں ابو علی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس کے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے انکی طرف اشارہ کیا تو اسخوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تُو اُن سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابو علی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابو علی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وصال فرما گئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

۴۱۔ حضرت ابوالموہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقاؐ سے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دین میں اور ہزار بار رات میں دُرود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوشَرَ۔ کتنا اچھا ورس ہے، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دُعا ہونی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ فَتَرِجْ كَدَّ بَايِنَا اَللّٰهُمَّ اَقْلَ عَثْرَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور دُرود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَتَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

۴۲۔ نیز حضرت شیخ ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے دربار میں دُرود پاک کا ہر یہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

۴۳۔ نیز ابوالموہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار دُرود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔